نگاہِ اولیں

# توہینِ اسلام کی سزا ضروری ہے

مدیرالتحریر

﴿هُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ [التوبة ۳۳، الصف ۹] ''اللہ پاک وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق سے سرفراز فرمایا، تاکہ اسے سارے ادیان پر غالب فرما دے، اگرچہ مشرکوں پر یہ کتنا ہی گراں ہو۔'' ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ [سورة الصف ۸] ''یہ لوگ اپنے منہ سے نورِ الٰہی کو بجھا دینا چاہتے ہیں اور اللہ پاک اپنے نورِ ہدایت کو پورا فرمانے ہی والا ہے، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو۔''

کفارِ مکہ نے چالیس سال کی عمرِ عزیز تک جس ہستی ﷺ کو ''الصادق الأمین'' پاکر سرآنکھوں پر بٹھایا۔ صحنِ حرم میں جمع کر کے پوچھنے پر سب نے آپ کی سچائی کا اقرار کرلیا۔ اسی الصادق الامین ﷺ کے اگلے جملے نے فوراً ہی ان سب کو مبہوت کردیا: ''لوگو! لا إلٰـہ إلا اللّٰـہُ کا اقرار کرلو، کامیابی ملے گی۔'' یہیں سے ''تبًّا لکَ سائرَ الیومِ......'' کا ردِّ عمل شروع ہوا۔ ساحر، کاہن، شاعر، مسحور، مجنوں...... غرض جو منہ میں آیا کہنے لگے۔

۱۹۸۸ء میں سلمان رشدی کے انگریزی ناول S N Verses میں رسول اللہ ﷺ کی عزت پر حملے کی کوشش کی گئی۔ علمائے امت نے اس پر وجوبِ قتل کا فتویٰ جاری کردیا۔ اب تک ملعون چھپا ہوا ہے۔

فرانسیسی میگزین چارلی ہیبڈو نے توہین آمیز خاکے شائع کیے۔

۲۰۱۰ء میں پادری ٹیری جونز نے نائن الیون کا بدلہ لینے کے لیے قرآن مجید کو جلانے کی کوشش کی۔

۲۰۱۷ء اسلام آباد سے اسسٹنٹ پروفیسر سلمان حیدر، وقاص گورایہ اور ان کے ساتھی'' بھینسا، موچی'' وغیرہ ناموں سے سوشل میڈیا پر اسلام اور مقدس ہستیوں کے خلاف مہم چلارہے تھے۔ یہ مجرم چند دن منظرِ عام سے غائب رہے، ہماری میڈیا نے انہیں مغوی قرار دے کر بہت فریاد کیا۔ کافرممالک کے دباؤ کا

اندیشہ محسوس کر کے چیئر مین سینیٹ رضا ربانی اور اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ سخت نالاں ہوئے۔

پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب نے کہا: ''ہم اغوا کرنے کے سخت مخالف ہیں۔ مجرموں کے خلاف شکایات کی تحقیقات کر کے باقاعدہ قانونی کارروائی کو ضروری سمجھتے ہیں۔''

اس قسم کے مجرم بیرون ملک اسلام دشمن آقاؤں کی زیر سرپرستی عیاشی وفحاشی کر رہے ہیں۔ اس سستے ذریعہ معاش کو دیکھ کر ابولہب کے مقلدین کے منہ میں پانی آرہا ہے۔ اسلامی ممالک میں ان مجرموں کی سرکوبی میں ناکامی یا تاخیر' دوسرے بدنیت و بدقماش لوگوں کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن رہا ہے۔

اللہ رب العالمین اور اس کے افضل ترین بندوں کی توہین کے ذریعے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والے یہ انسانیت کے مجرم' خودکش بمبار درندوں سے بڑھ کر سنگین سزاؤں کے مستحق ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف قوانین کی تنفیذ کے لیے فوجی عدالتوں کو مزید دو سال تک قائم رکھنے کا خوش آئند فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب ''توہین اسلام'' کی اس نظریاتی دہشت گردی کو بھی قتل انسانی والے دہشت گردانہ جرائم میں سرفہرست لا کر مجرموں کو سر عام کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے؛ تاکہ آئندہ کوئی بدنیت کم از کم ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے جغرافیائی حدود کے اندر دین اسلام کی نظریاتی حدود کے خلاف ایسی جرأتِ رندانہ کی حماقت نہ کر سکے۔

انسانیت دشمن ہمارے دلوں سے ''روحِ محمد ﷺ'' کو نکال دینا چاہتے ہیں۔ حکمرانوں کو اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا ہے کہ دشمنوں کی سازشوں کو ناکام کرنے میں اپنا فریضہ ادا کریں۔ محسن انسانیت ﷺ سے قلبی وروحانی تعلق ہی ہمیں اپنے رب تعالیٰ سے جوڑ سکتا ہے۔ فرمانِ رسالت مآب ﷺ ہے: ''جو کوئی مخلوق کو نظر انداز کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ خود اسے لوگوں کے ہاں مقبول بنائے گا۔ اور جو کوئی مخلوق کی رضا پر رضائے الٰہی کو قربان کرنے کی جسارت کرے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں سے اس کی مقبولیت کو مٹا ڈالے گا۔'' [صحیح ابن حبان ۲۷۶ عن عائشةؓ] اس فرمان نبوی سے عصر حاضر کے جمہوری حکمران بھی ''استحکام حکومت'' کا فارمولا حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلامی جماعتوں کو چاہیے کہ C / 295 کی تنفیذ کے لیے بلا تفریق مسلک ایسی زبردست تحریک چلائیں کہ اقتدار کے نشے میں مست ہو کر توہین اسلام کے مجرموں سے ہمدردی رکھنے والے حکمرانوں کی

کرسیاں ان کے نیچے سے کھسکنے لگیں۔ اخلاص سے ''بسم اللہ'' کرنے کی دیر ہے، ان شاءاللہ غیور مسلمان جوق در جوق آگے بڑھیں گے۔ ورنہ دیکھیں وطن عزیز کی صورت حال کتنی دگرگوں ہے:

جنوبی وزیرستان میں سکیورٹی اہلکاروں پر حملہ......

لاہور میں پولیس آفیسروں پر حملہ......

کوئٹہ میں بم ناکارہ بناتے ہوئے ماہرین کی ہلاکت......

پشاور اور مہمند ایجنسی میں دہشت گردی......

سیہون میں لعل شہباز قلندر کی قبر پر بڑا حملہ......

ڈیرہ اسماعیل خان میں پولیس وین پر فائرنگ......

چارسدہ میں کچہری کے باہر دہشت گردی......

ان دہشت گردانہ واقعات کے تدارک کی خاطر ''نیشنل ایکشن پلان'' مرتب کیا گیا۔ سکیورٹی کیمرے نصب کیے گئے۔ گرفتاریاں کی گئیں۔ پھانسیاں دی گئیں۔ فوجی عدالتوں کی مدت میں توسیع کی گئی۔ پاکستان دشمن پڑوسی ممالک کے ایجنٹوں پر نظر رکھنے کا حکم دیا گیا۔ بھارتی حاضر سروس جاسوس کلبھوشن یادیو کو گرفتار کیا گیا۔ لیکن دہشت گردی کی لہر میں اتار چڑھاؤ آتا رہا۔ یہ عفریت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔

اسیرانِ جمہوریت کو کون سمجھائے کہ دہشت گردی کی بنیادی وجہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اساس

''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ''

سے پہلو تہی کی سزائے الٰہی ہے۔ قوم کلمہ طیبہ کے ساتھ بے وفائی کو مختلف اشکال میں دیکھ رہی ہے:

''سب سے پہلے پاکستان'' کے نام سے مسلمان پڑوسیوں کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں کی حمایت......

''روشن خیالی'' کے نام سے سیکولرازم کا فروغ اور اسلامی اقدار کی حوصلہ شکنی......

بعض سرکاری اہلکاروں کی طرف سے توہین رسالت کی سزا میں نرمی یا تعطل کی کوششیں......

ریمنڈ ڈیوس جیسے امریکی جاسوس قاتل کی سرکاری خرچ پر رہائی......

توہین رسالت ایکٹ کو ''کالا قانون'' کہنے والے کی حمایت میں حوالدار ممتاز حسین قادری کی پھانسی......

پنجاب اسمبلی میں ''تحفظ حقوقِ نسواں'' کے نام سے اسلام مخالف و انسانیت سوز بل کی منظوری......